Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

سوموار 13 دسمبر 1999ء - 4 رمضان 1420 ہجری - 13 فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 283

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والوں کی مثال

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گل ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا تمہ کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم ہر ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے' اس کے استیصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت و تصرف ہے۔

چونکہ کامل کتاب نے آخر کامل اصلاح کرنی تھی۔ ضرور تھا کہ اس کے نزول کے وقت اس کے جائے نزول میں بیماری بھی کامل طور پر ہو' تاکہ ہر بیماری کا کامل علاج مہیا کیا جاوے۔ سو اس جزیرہ میں کامل طور سے بیمار (لوگ موجود) تھے اور جن میں وہ تمام روحانی بیماریاں موجود تھیں' جو اس وقت یا اس کے بعد آئندہ نسلوں کو لاحق ہونے والی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن شریف نے کل شریعت کی تکمیل کی۔ دوسری کتابوں کے نزول کے وقت نہ یہ ضرورت تھی' نہ ان میں ایسی کامل تعلیم ہے۔

ہمارے نبی اکملؐ کی برکات جس قدر ظہور میں آئیں۔ اگر تمام خوارق کو الگ کر دیا جائے' تو صرف آپؐ کی اصلاح ہی ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اگر کوئی اس حالت پر غور کرے' جب آپؐ آئے۔ پھر اس حالت کو دیکھے' جو آپؐ چھوڑ گئے۔ تو اس کو ماننا پڑے گا کہ یہ اثر بذات خود ایک اعجاز تھا اگرچہ کل انبیاء عزت کے قابل ہیں

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے' تو نبوت تو درکنار' خدائی کا ثبوت بھی اس طرح نہ ملتا۔ آپؐ ہی کی تعلیم سے (-) (الاخلاص) کا پتہ لگا۔ اگر توریت میں کوئی ایسی تعلیم ہوتی اور قرآن شریف اس کی تصریح ہی کرتا' تو نصاریٰ کا وجود ہی کیوں ہوتا۔

غرض قرآن شریف نے جس قدر تقویٰ کی راہیں بتلائیں اور ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے ایک جاہل' عالم اور فلسفی کی پرورش کے راستے ہر طبقہ کے سوالات کے جواب۔ غرضیکہ کوئی فرقہ نہ چھوڑا' جس کی اصلاح کے طریق نہ بتائے۔ یہ ایک صحیفہ قدرت تھا۔ جیسے کہ فرمایا ا یہ وہ صحیفے ہیں' جن میں کل سچائیاں ہیں۔ یہ کیسی مبارک کتاب ہے کہ اس میں سب سامان اعلیٰ درجہ تک پہنچنے کے موجود ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 24)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز نے مورخہ 8- دسمبر 1999ء کو درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

جنازہ حاضر مکرم ملک ریاض احمد صاحب لندن (4- دسمبر کو وفات پائی)

جنازہ غائب مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم صاحب پٹواری دہلی گیٹ۔ لاہور

آپ حضرت قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ بہت دعا گو' نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ کے سینکڑوں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ 24- نومبر 1999ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انصار اللہ کا مالی سال اور زعماء کرام کی ذمہ داریاں

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ پاکستان کے مالی سال کا آخری حصہ گذر رہا ہے۔ اس مرحلہ پر' تمام زعما' و زعماء اعلیٰ' مرکزی ہدایات / لائحہ عمل / پمفلٹ کی روشنی میں' اپنی بجٹ پوزیشن کا جائزہ لیں اور تشخیص بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی کو یقینی بنائیں۔ ہر ناصر کو حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ارشاد ملحوظ رکھ کر اپنی مجلسی ذمہ داری سے سرخرو ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ آپ میں سے وہ خوش نصیب' جن کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے اور ایسے ضرور ہیں وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے' جس نسبت سے اللہ نے ان پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور' مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں یا نہیں"

(خطبہ جمعہ 25- دسمبر 1992ء)

اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کو صحت و سلامتی کے ساتھ' تادیر مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائد۔ مال مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 83

ریکارڈ شدہ 7-جنوری 1995ء

اسماعیل آڈو صاحب

حضور انور ایدہ اللہ نے محمد اسماعیل آڈو صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے بیان فرمایا۔ یہ بڑے قابل آدمی ہیں اپنے ملک کی طرف سے دوسرے ملکوں میں سفیر بھی رہے ہیں اب یہاں لندن کے ایک سکول میں انگریزی پڑھاتے ہیں۔

راویل صاحب

مسٹر راویل صاحب کا تعارف کچھ اس طرح کروایا۔

راویل صاحب قازان سے تشریف لائے ہیں پانچ زبانیں جانتے ہیں۔ بی بی سی میں کالم پڑھتے ہیں۔ روس کے حالات بیان کرتے ہیں۔ یہ جب یہاں تشریف لائے پانچ سال پہلے۔ ان کو زیادہ احمدیت کا پتہ نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ تعلق بڑھا پھر یہیں کے ہو گئے۔ مستقل یہیں کے ہو گئے۔ جب بھی کوئی ترجمے کی ضرورت پڑتی ہے تو یہ ترجمہ کرتے ہیں۔

دورہ غانا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ غانا کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا غانا والوں کی لا الہ الااللہ.... کے پڑھنے کی اپنی طرز ہے۔ لا الہ الااللہ..... ساتھ نعرۂ تکبیر بھی لگاتے ہیں۔ بہت زبردست ماحول تھا عورتیں الگ پڑھتی تھیں اور مرد الگ۔

اسماعیل آڈو صاحب کو حضور نے ارشاد فرمایا اب پڑھ کے دکھائیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی مخصوص انداز سے لا الہ الااللہ پڑھا حضور انور بھی دہراتے رہے۔ احمدیت کے نعرے بھی لگائے۔

مزید فرمایا۔ بہت اچھا پروگرام تھا۔ بہت مزے دار۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو مصر کے سفیر بھی وہاں آرہے تھے۔ ان کے تھوڑے سے آدمی تھے اور سارا مجمع ادھر لگا ہوا تھا۔ ان کے لئے حکومت کی طرف سے تھوڑے سے آدمی آئے ہوئے تھے۔ خالی خالی تھے یہاں ہم بھرے ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ وہ تھوڑے سے پریشان کھڑے تھے۔ میں نے ان سے کہا ان کا بھی استقبال کریں۔ ان کے لئے بھی نعرے لگاؤ۔ تو انہوں نے وہاں جاکے ان کے لئے بھی نعرے لگائے پھر وہ بہت خوش ہوئے۔ وہاں احمدی ہزاروں کی تعداد میں تھے۔

یوگنڈا

یوگنڈا کے نارتھ میں ایک علاقہ ہے۔ وہاں ایڈز بہت ہے۔ وہاں ہمارا ہسپتال بھی تھا۔ لیکن علاقے کا علاقہ مرتا جارہا ہے۔ جب اس علاقے سے بس آتی ہے تو لوگ وہاں سے دوڑتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ Slim آگیا Slim آگیا۔ Slim کا نام ایڈز بن گیا ہے۔ لوگ بہت ڈرتے ہیں۔ وہ علاقہ عیسائی ہے وہاں بہت بیماری پھیل گئی ہے خطرہ ہے کہ ساری آبادی مرجائے گی۔ میں نے احمدیوں سے کہا ہے کہ ان کا ہومیو پیتھک علاج کریں۔ دیکھیں اللہ فضل کرے۔

زائیر

زائیر والے بھی ہمارا پروگرام سن رہے ہوں گے۔ زائیر میں بھی بہت Slim ہے یعنی ایڈز۔ شروع میں وہ خطرناک بیماری یہاں سے نکلی ہے زائیر سے اور پھر یوگنڈا سے۔ زائیر میں بندر بہت خطرناک ہیں اور بعض بندر ایسے ہیں کہ ان کو بہت خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ ان کے اندر بیماری ہے۔

بندر اور ایڈز

ایڈز کی بیماری بندر سے انسان میں کیسے جاتی ہے؟ خود ہی جواب ارشاد فرمایا:۔

وہ لوگ بندر کھاتے ہیں کئی جگہ کچا بھی کھاتے ہیں۔ اور خاص طور پر بندر کا دماغ بہت پسند کرتے ہیں۔ اور جگر بھی کھاتے ہیں۔ یہ بیماری اس کے اندر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ لوگ جب کھاتے ہیں تو اندر چلی جاتی ہے اور تھوڑے ہی دنوں میں بہت خطرناک ہو جاتی ہے۔ چہرہ پھوڑوں سے بھر جاتا ہے کچا کچا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ ان سے خون نکلتا ہے۔ تیز بخار چڑھتا ہے اسہال لگ جاتے ہیں اور آدمی ایک ہفتے میں مرجاتا ہے۔ یہ بیماری پتہ ہے پھیلتی کس طرح ہے؟

ہسپتال جاتے ہیں۔ اس کو ٹیکہ لگایا۔ وہاں سے اس کو ٹیکہ لگایا۔ پھر اسی سرنج سے اس کو لگایا۔ سارا دن ایک ہی سرنج استعمال کی۔ سو مریضوں کو ٹیکے لگائے اگلے ہفتے سارے مرجاتے ہیں۔

بعض ڈاکٹر پتہ ہے کس طرح علاج کرتے ہیں آدمی کو پکڑا اور چاقو لے کر جسم کے مختلف حصوں کو ٹک لگاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ اور اسی چاقو سے دوسروں کو بھی کاٹتے ہیں۔ جن جن کو کاٹا وہ سارے مر جاتے ہیں۔ ایک بھی نہیں بچا۔

اس طرح بندر سے انسان میں ایڈز آئی۔ پہلے بندر میں تھی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جو گندی، خراب اور باغی قوم تھی۔ گناہگار تھی اور گناہ کرتی تھی۔ ایسی قوم کے لئے کہا ہے۔

کونوا قردۃ خاسئین ○

یعنی ذلیل بندر ہو جاؤ۔ مطلب یہ ہے کہ بندر والی باتیں کرتے ہو۔ بندر والی بیماریاں تمہیں لگیں گی۔ اب یہ ذلیل بندر ہو گئے ہیں۔

غزل

میانِ جشنِ بہار و خزاں گذرتی ہے
عجیب شان سے عمرِ رواں گذرتی ہے

وہ زندگی جو ترے درمیاں گذرتی ہے
مثالِ یادِ سحر گلفشاں گذرتی ہے

جو کم نصیبوں کے دل پر گراں گذرتی ہے
وہ کیفیت زِرہِ امتحاں گذرتی ہے

تجھے خبر نہیں شاید کہ تیری فرقت میں
ہماری جان پہ کیا جانِ جاں گذرتی ہے

نہ پوچھو حالتِ آوارگانِ دشتِ طلب
سحر کہاں ہوئی اور شب کہاں گذرتی ہے

وہ زندگی جو جوانی میں ہو مآل اندیش
وہ وقتِ پیری بھی کب رائیگاں گذرتی ہے

وہ وقت مل کے بچھڑنا تھا جب مقدر میں
اب اس کی یاد بھی دل پر گراں گذرتی ہے

ہر ایک دن بھی ہے آماجگاہِ ظلم سلیم
ہر ایک شب بھی تو اب بے اماں گذرتی ہے

سلیم شاہ جہانپوری

مقدس انگوٹھی کی تاریخ

مرد سونے کی انگوٹھی نہیں پہنتے چاندی کی پہن لیتے ہیں۔

مسٹر راویل صاحب نے اپنی انگوٹھی دکھاتے ہوئے بتایا کہ میں نے یہ انگوٹھی قادیان سے لی تھی۔

حضور انور نے فرمایا اس پر الیس اللہ..... لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک والی انگوٹھی دکھاتے ہوئے فرمایا:۔

یہ انگوٹھی حضرت مسیح موعود کی ہے۔ اور یہ دنیا میں پہلی انگوٹھی ہے جس پر الیس اللہ لکھا گیا اور یہ حضرت مسیح موعود نے پہنی تھی۔ حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پہنی۔

حضور انور نے سوال اٹھایا کہ

حضرت خلیفہ اول نے کیوں نہیں پہنی۔ حضرت خلیفہ ثانی نے کیوں پہنی؟ خود ہی جواب ارشاد فرمایا۔

حضرت خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی اپنی ذاتی انگوٹھی تھی۔ جماعت کی نہیں تھی۔ ورثے میں حضرت مسیح موعود کی تین انگوٹھیاں تھیں۔ ان پہ الگ الگ الہام لکھے ہوئے تھے۔ کسی پہ ایک الہام کسی پہ دوسرا۔

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی ورثے میں میرے ابا حضرت مصلح موعود کو ملی۔ دوسری انگوٹھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ملی۔ پھر ایک اور انگوٹھی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو

۔ یہ انگوٹھی حضرت خلیفہ ثانی مصلح موعود نے ساری عمر پہنی۔ وفات سے پہلے وصیت کی کہ یہ انگوٹھی اب میرے خاندان کی نہیں ہے۔ یہ خلیفہ کی ہوگی۔ جو خلیفہ ہوگا وہ پہنے گا۔ پھر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ بنے پھر انہوں نے پہنی۔ ان کے وصال کے بعد پھر مجھے ملی۔ یہ ہمارے خاندان کی نہیں ہے یہ جماعت کی ہے خلیفۂ وقت جو بھی ہوگا وہ یہ پہنے گا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمودات حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کیا ساری دُنیا میں ایک ہی دِن عید یا رمضان کا آغاز ہو سکتا ہے

چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے نبی امیؐ پر نازل ہونے والی فلکیاتی علوم پر مشتمل صداقتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ" اس عظیم عنوان کے بعد یہ جو اس مضمون سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے پھر فرمایا ہے کہ روزے رکھو اور صاف پتہ چلتا ہے کہ پہلے ذہن اور قلب کو تیار کیا جا رہا ہے 'کیا ہونے والا ہے؟ کون سا عظیم مہینہ آ رہا ہے؟ "فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ" شھد سے مراد ہے جو رمضان کو طلوع ہوتا دیکھے۔ یعنی رمضان کا چاند جس پر طلوع ہوگا وہ روزے رکھے۔

اب رمضان کا مہینہ اصل میں بیک وقت' ہر جگہ اکٹھا طلوع نہیں ہوتا اور یہ بحثیں عام اٹھ رہی ہیں کہ کیوں نہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ سب (-) بیک وقت روزے رکھیں اور یہ جو جھگڑے چل رہے ہیں آج ان کا رمضان شروع ہو گیا کل ان کا رمضان شروع ہو گیا ان جھگڑوں کا قضیہ ہی چکا دیا جائے مگر قرآن تو نہیں چکاتا۔ قرآن کریم نے تو اس مضمون کو کھلا چھوڑا ہوا ہے۔ (-) ہو سکتا ہے کہ ایک ہی ملک میں رہتے ہو اور اس ملک کے افق الگ الگ ہوں اور اگر ایک شخص نے "من شھد منکم الشھر" اس کے وقت کو پایا ہو تو اس پر فرض ہے کہ روزے رکھے۔ ایک وہ جس نے نہیں پایا اس پر فرض نہیں ہے بلکہ مناسب نہیں ہے کہ رکھے۔ اسے انتظار کرنا ہوگا جب تک اس آیت کا اطلاق اس پر نہ ہو۔

تو رمضان بھی بعینہ ایک ہی تاریخ کو ہر جگہ شروع نہ ہوتا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ ممالک بدل جائیں تو پھر تو ویسے ہی ناممکن ہے کیونکہ جب بھی رمضان کا چاند طلوع ہوگا اس وقت کسی جگہ گھپ اندھیرا' آدھی رات ہوگی' کسی جگہ صبح کا سورج طلوع ہو رہا ہوگا' کسی جگہ دوپہر ہوگی' کسی جگہ عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہوگی تو کیسے ممکن ہے کہ خدا نے جو نظام پیدا فرمایا ہے اس کے برعکس احکام جاری فرمائے۔ اس لئے "من شھد" کا مضمون جو ہے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ہرگز خدا کا یہ منشاء نہیں کہ سب اکٹھے روزے رکھیں' اکٹھے ختم کریں۔ ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تمام دنیا میں ایک دن عید منائی جائے یا سارے ملک میں اگر وسیع ملک ہے ایک ہی دن عید منائی جائے۔ چھوٹے ملک میں تو ممکن ہے مگر وسیع ممالک بعض ایسے ہیں جو شمال سے بہت دور تک جنوب کے ایک حصے میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں' ان کے افق بدل جاتے ہیں یا شرقاً غرباً بہت وسیع ہیں۔ اب چلی (CHILLI) کو دیکھیں کہ کتنا اوپر سے امریکہ کے وسط سے قریباً شروع ہو کر اور جنوب میں وہاں تک چلا جاتا ہے کہ اس سے آگے کوئی اور ملک نہیں ہے جو قطب جنوبی کے قریب تر ہو اس سے۔ اور روس کی چوڑائی اتنی ہے کہ تین گھنٹے کا فرق پڑ جاتا ہے روس کے اندر بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ امریکہ کی چوڑائی میں وسعت اتنی بڑی ہے کہ وہاں بھی کم و بیش اتنا ہی فرق پڑ جاتا ہے تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ایک ملک میں بھی بیک وقت رمضان شروع ہو سکتا ہے یا بیک وقت ایک ملک میں ایک عید کا دن طلوع ہو سکتا ہے۔

پس قرآن کریم کے جو الفاظ کا انتخاب ہے بہت ہی پر حکمت ہے اور اپنے مضمون کو خود کھول رہا ہے (-) "من شھد منکم الشھر فلیصمہ" جس پر یہ مہینہ طلوع ہوگا اسی کو روزے رکھنے ہیں۔ دیکھا دیکھی سنی سنائی بات پر روزے نہیں رکھنے اور یہاں "من" میں صرف ایک فرد واحد مراد نہیں ہے بلکہ وہ قوم ہے جس کا افق ایک ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کا طریق یہ جاری فرمایا کہ اگر ایک ہی افق کے لوگ کسی موسم کی خرابی کی وجہ سے اکثر نہ دیکھ سکتے ہوں تو ان میں دو قابل اعتماد یا چار قابل اعتماد' کچھ قابل اعتماد لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور وہ کہیں' گواہی دیں کہ ہم نے دیکھا ہے تو اگر افق مشترک ہے تو سب کا ہی رمضان شروع ہو جائے گا اور اگر افق مشترک ہے تو سب ہی کی عید ہو جائے گی۔

تو "من" کا لفظ واحد پر بھی آتا ہے اور جمع پر بھی' یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک جب تک آنکھ سے دیکھ نہ لے رمضان شروع نہ کرے یہ تو ناممکن ہے۔ جو ہلال ہے خصوصاً پہلے دن کا ہلال وہ تو آنی جانی چیز ہے دیکھتے دیکھتے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ انگلیاں اٹھ رہی ہوتی ہیں اتنے میں وہ مطلع سے غائب ہو چکا ہوتا ہے۔ پس ہلال کا مطلع بھی چھوٹا ہوتا ہے اس لئے "من شھد" کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم میں سے جو اپنی آنکھوں سے دیکھے صرف وہی شخص روزے رکھے۔ مراد ہے وہ لوگ جن کا افق ایک ہے' جن کے ہمیشہ سے ہی چاند اکٹھے طلوع ہوتے ہیں۔ جب طلوع ہوتے ہیں سب پر ہی طلوع ہوتے ہیں' جب غروب ہوتے ہیں تو سب پر ہی غروب ہوتے ہیں' پس وہ لوگ جن کا افق مشترک ہو ان میں سے کوئی بھی دیکھے تو سب قوم کے دیکھنے کا حکم ان پر صادق آ جائے گا گویا ساری قوم نے دیکھ لیا۔

اب اس مضمون میں ایک پہلو رہ جاتا ہے جس کی عموماً آپ بحثیں سنتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں وہ یہ ہے کہ کیا مشینی ذرائع سے چاند کا علم پانا "من شھد منکم" کے تابع ہوگا یا نہیں ہوگا؟ اگر ہو تو پھر دیکھنا متروک ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مشینوں کے ذریعہ چاند دکھائی دے جاتا ہو لیکن نظر سے نہ دکھائی دیتا ہو۔ تو کیا قرآن کریم کا پہلا عمل یعنی پہلے دور کا عمل اس مشینی عمل کے مقابل پر رد ہو جائے گا۔ یا پہلے دور کا عمل جاری رہے گا اور مشینی دور کا عمل متروک سمجھا جائے گا؟ یہ بحث ہے جو بہت سے لوگوں کو الجھن میں مبتلا رکھتی ہے حالانکہ اس میں ایک ادنیٰ ذرہ برابر بھی کوئی الجھن نہیں۔ الجھن لوگوں کی نافہمی اور ناسمجھی میں ہے ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ نئے دور میں مشینوں کے حوالے سے یا برقیاتی آلوں کے حوالے سے اگر آپ چاند کے طلوع کا علم حاصل کریں تو وہ "من شھد" کے تابع رہتا ہے اور جہاں "من شھد" سے ہٹتا ہے وہاں اس کا عمل درآمد نہیں ہوگا' وہاں بے اعتبار ہو جائے گا۔ جو لوگ نہیں سمجھتے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور پھر آپس میں خوب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں۔

اس لئے میں آپ کو سمجھا رہا ہوں آگے عید بھی آئے گی' یہ بحثیں چلیں گی' بچوں سے سکول میں بھی گفتگو ہوگی دوسرے بچوں کی' کالجوں میں یہ معاملہ زیر بحث آ جائے گا' بزنس پر' کاموں پر زیر بحث آئے گا۔ اس لئے سب احمدیوں کو اچھی طرح ہر ملک کے احمدی جو یہ خطبہ سن رہے ہیں ان کو اچھی طرح اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

چاند جو طلوع ہوتا ہے وہ جب زمین کے کنارے سے اوپر آتا ہے تو اگرچہ سائنسی لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ زمین کے افق سے چاند ذرا سا اوپر آ چکا ہے لیکن وہ چاند لازم نہیں کہ نظر سے دیکھا جا سکتا ہو۔ اس لئے سائنس دانوں نے بھی ان چیزوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔ اگر آپ اچھی طرح ان سے جستجو کر کے بات پوچھیں تو وہ آپ کو بالکل صحیح جواب دیں گے کہ دیکھو ہم یہ تو یقینی طور پر معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ چاند کس دن کتنے بجے طلوع ہوگا' یعنی سورج غروب ہوتے ہی اوپر ہو چکا ہوگا لیکن اس کا مطلب یہ نہ سمجھو کہ اگر موسم بالکل صاف ہو اور کوئی بھی رستے میں دھند نہ ہو تب بھی تم اس کو اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو۔ کیونکہ چاند کو طلوع ہونے کے بیس منٹ یا کچھ اوپر مزید چاہئے اور ایک خاص زاویے سے اوپر ہونا چاہئے۔ اگر وہاں تک پہنچے تو پھر آنکھ دیکھ سکتی ہے ورنہ نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے ہو سکتا ہے جیسا کہ پچھلے سال مولویوں نے یہاں کیا کہ آبزرویٹری (Observatory) سے یہ تو پوچھ لیا کہ چاند کب نکلے گا اور انہوں نے وہی سائنسی جواب دے دیا کہ فلاں دن یہ اتنے بجے طلوع ہو جائے گا اور سورج ڈوبنے کے معاً بعد کا وقت تھا۔ تو مولویوں نے فتویٰ دے دیا کہ اس دن شروع ہو جائے گا رمضان یا عید جو بھی تھی۔ اور بعض دوسرے جو ان میں سے سمجھدار تھے' تعلیم یافتہ مسلمان یہاں موجود ہیں احمدی نہیں ہیں مگر وہ ان باتوں پر غور کرتے ہیں انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا ہم تو ایسی عید نہیں کریں گے یا ایسا رمضان نہیں شروع کریں گے اور وہ سچے تھے۔ کیونکہ اگر وہ مولوی صاحبان ان لیبارٹریز سے یا جو ان کے مراکز ہیں آسمانی سیاروں وغیرہ کو دیکھنے وغیرہ کے ان سے پوچھتے تو وہ صاف بتا دیتے کہ نکلے گا تو سہی لیکن تم اس کی شہادت نہیں دے سکتے' تم اپنی آنکھ سے اس کو کبھی بھی نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ جتنا نکل کے وہ اونچا جاتا ہے اس طلوع سے کوئی آنکھ بھی اس کو اس لئے نہیں دیکھ سکتی کہ وہ زمین کے بہت قریب ہوتا ہے۔ اور زمین کے قریب کی فضا اس کی شعاعوں کو نظروں تک پہنچنے سے پہلے پہلے جذب کر چکی ہوتی ہے۔ اس لئے عین نشانے پر پتہ ہو کہ وہاں چاند طلوع ہو رہا ہے آپ نظر جما کے دیکھیں آپ کو ایک ذرہ بھی کچھ دکھائی نہیں دے گا تو "شھد" کا مضمون اس پر صادق نہیں آئے گا۔

"شھد" کا مطلب ہے جو گواہ بن جائے' جو دیکھ لے' جو پالے۔ مگر سائنس دان ہی یہ بھی آپ کو بتاتے ہیں اور قطعیت سے بتاتے ہیں کہ اگر اتنے منٹ سے اوپر چاند ہو چکا ہو یعنی سورج ڈوبنے کے بعد مثلاً پندرہ منٹ کی بجائے بیس منٹ تک رہے تو پہلے پندرہ منٹ میں اگر دکھائی نہیں دے سکتا تو آخری پانچ منٹ میں دکھائی دے سکتا ہے یا اس کا زاویہ اتنا ہو کہ وہ زمین کے ایسے افق سے اونچا ہو چکا ہو جو افق چاند اور ہماری راہ میں حائل رہتا ہے اس سے جب اونچا ہوگا تو لازماً دیکھ سکتے ہو۔ پھر بادل ہوں تو الگ مسئلہ ہے لیکن اگر بادل نہ ہوں تو لازماً ننگی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو تو پھر "شھد منکم" کا حکم صادق آ گیا۔ کیونکہ "شھد" میں ساری قوم کا دیکھنا تو فرض تھا ہی نہیں۔ کچھ بھی دیکھ سکتے ہوں لیکن اس طرح دیکھ سکتے ہوں جیسے انسان کی توفیق ہے کہ ننگی آنکھ سے دیکھ سکے وہ فتویٰ لازماً ساری قوم پر برابر صادق آئے گا اور وہ لوگ جن کا افق ایک ہے وہ سائنسی ذرائع سے معلوم کر کے پہلے سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

غیر معمولی دنوں والے علاقوں میں روزے

اب ایک بحث یہ ہے کہ رمضان کو سورج سے کیوں نہیں باندھا؟ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں مثلاً ہر ملک کا موسم الگ الگ ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جن میں سردیوں میں دن بالکل چھوٹے رہ جاتے ہیں اور گرمیوں میں بے انتہا لمبے ہو جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور دن برابر ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور پھر دن برابر نہیں ہیں۔ تو اگر ایک ہی سورج کے حساب سے مہینہ مقرر کر دیا جاتا تو وہ مہینہ ہر جگہ ایک ہی طرح ایک ہی موسم میں رہتا' کبھی اس میں تبدیلی نہ ہوتی۔ ناروے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کے لئے مثلاً اگر وہ مہینہ سردیوں میں ہوتا تو ناروے کے لوگوں کے لئے ادھر روزہ رکھا ادھر کھولنے کا وقت آگیا اور جو جنوبی قطب کے پاس رہتے ہیں ان کا روزہ ختم ہی نہ ہوتا۔ جو زیادہ قریب ہیں وہ تو سال بھر روزہ چلتا لیکن جو ذرا مناسب فاصلے پر ہیں ان کا بھی ہو سکتا ہے تیئس (23) گھنٹے کا روزہ ہو۔ ایک گھنٹے کے اندر نمازیں بھی پڑھنی ہیں، تہجد بھی پڑھنے ہیں، کھانا بھی کھانا ہے اور پھر تیئس گھنٹے کے روزے کے لئے تیاری کرنی ہے۔ اول تو جو تیئس (23) گھنٹے والا واقعہ ہے وہ احادیث کے مضمون کی روشنی میں حقیقت میں ممکن ہی نہیں ہے یہ بھی میں آپ کو اچھی طرح سمجھا دوں۔

اس لئے یہ قرآن کریم نے جو فرمایا ہے علامتیں جاری فرمائی ہیں دو طرح سے۔ ایک علامتیں وہ ہیں جن کا تعلق چاند سے ہے، ایک علامتیں وہ ہیں جن کا تعلق سورج سے ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں عبادتیں دو طرح اکٹھی ہو گئی ہیں۔ کسی اور مہینے میں اس طرح عبادتیں اکٹھی نہیں ہوئیں جس طرح رمضان کے مہینے میں عبادتیں ہر پہلو سے جڑ گئی ہیں یعنی سورج کے سال کا بھی تعلق ہے اور چاند کے سال کا بھی تعلق ہے۔ جہاں تک قرآن کریم کی عبادات کا تعلق ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزانہ نمازیں بھی تو مغرب کے بعد آتی ہیں۔ آتی تو ہیں مگر وہ سورج کے حوالے سے آتی ہیں چاند کے حوالے سے نہیں۔ پانچ نمازیں جو فرض ہیں اور تہجد کے وقت یہ سارے کے سارے سورج کی علامتوں سے تعلق رکھے ہوئے ہیں۔ چاند کے تعلق سے جو عبادت آتی ہے وہ صرف رمضان کی ہے۔ یا پھر حج ہے جو چاند سے تعلق رکھتا ہے مگر اس کے علاوہ تمام عبادتیں سورج سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورج کے ساتھ نمازوں کو باندھ کر یہ بات ناممکن بنا دی ہے کہ ایک انسان علامتوں کے مطابق ایسی جگہ پانچ نمازیں ادا کر سکے جو شمالی قطب یا جنوبی قطب کے بہت قریب ہو۔ اور یہ ناممکن بنا کر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع فرما دی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے، دجال کا زمانہ جب کہ دن دنیا میں بعض جگہ روزمرہ کے چوبیس گھنٹے کے دن ہوں گے اکثر جگہ تو یہی ہوگا لیکن بعض ایسی جگہیں بھی ہوں گی جہاں لمبے بھی ہوں کہیں چھ مہینے کا دن بھی ہوگا کہیں سال کا دن بھی ہوگا۔ یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مطلع فرمایا تاکہ آئندہ زمانے کے انسان کے لئے مشکل نہ رہے۔ اس کے ساتھ ہی صحابہ میں سے کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا جب ایک سال کا دن آئے گا تو ہم اس ایک سال میں پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا بالکل نہیں اندازہ لگا کر اپنے ویسے ہی دن تقسیم کرنا جیسے روزمرہ کے معمول کے دن ہیں اور جب وہ دن گزرے تو اس کے مطابق اپنی پانچ نمازیں پوری کیا کرنا۔

تو جہاں سورج کی ظاہری علامتیں قاصر رہ جائیں کہ وہ ایک دن کے خدوخال کو نمایاں کر سکیں، جہاں سورج کی ظاہری علامتیں عاجز آ جائیں کہ دن کو چوبیس (24) گھنٹے کے اندر باندھے رکھیں وہاں نمازوں کے احکامات بدل گئے وہاں اندازے شروع ہو گئے اور اندازوں کی شریعت نے اجازت دی۔ اور اس میں حکمت ظاہر و باہر ہے۔ اول تو یہ کہ لمبے روزے میں تو سارے ہی شہید ہو جاتے ایک ہی روزے میں۔ اور چھوٹے روزے کا پتہ ہی نہ لگتا کہ کیسے رکھیں وہ ایک تماشہ سا بن جاتا۔ مگر جہاں بھی یہ اجنبی دن چڑھتے ہیں خواہ وہ ایک دن کے چوبیس (24) گھنٹے کے دائرے میں بھی رہیں تو قرآن کریم کا کمال یہ ہے عبادت کی علامتیں ایسی بتائی ہیں کہ وہاں علامتیں عبادت کو ان دنوں کے اندر ساکت کر دیتی ہیں اور اندازہ شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی غیر معمولی دن کے لئے ضروری نہیں کہ چوبیس گھنٹے سے لمبا ہو۔ چوبیس گھنٹے سے قریب دن پہنچا ہوا ہو تب بھی وہ ناممکن دن بن جائے گا اور جہاں وہ ناممکن دن بنے گا وہیں سے اندازہ شروع ہو جائے گا۔

اس کی مثال میں آپ کو سمجھا دوں کیونکہ ناروے سے بھی مجھے سوال آئے ہوئے ہیں بعض دوسرے ملکوں سے بھی اس لئے میں اس خطبے میں ساری باتیں کھول رہا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے اکثر احمدی جہاں جہاں بھی اب یہ آج کل ٹیلی ویژن پہنچ رہی ہے یہ خطبہ سنتے ہیں، سن رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر دن فرض کریں اٹھارہ گھنٹے کا ہو یعنی سورج نکلنے سے (روزے کی بات نہیں کر رہا) دن سورج نکلنے سے غروب ہونے تک اٹھارہ گھنٹے ہوں تو پیچھے چھ گھنٹے کی جو رات رہ جائے گی اس رات میں صبح اور شام کی شفق اتنی پھیل چکی ہوں گی کہ ان کے درمیان سیاہی آئے گی ہی نہیں۔ پس جب سیاہی غائب ہو گئی تو نمازوں کی تقسیم ممکن نہ رہی۔ مغرب کس وقت پڑھیں گے، عشاء کس وقت پڑھیں گے، تہجد کس وقت ہوگی، صبح کس وقت طلوع ہوگی یہ ایک ہی چیز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہم نے خود یہ ایسے دن دیکھے ہیں جب ہم گرمیوں میں ایک دو سال پہلے ناروے گئے تھے شمال کی طرف تو جہاں چوبیس گھنٹے کا دن شروع ہو چکا تھا وہاں تو بالکل ہی معاملہ اور ہے۔ وہاں تو صبح بھی سورج دوپہر کو بھی، رات کو بھی، آدھی رات کو بھی اور سورج نکلے ہوئے میں تہجد پڑھنی پڑتی تھی مگر اندازے کر کے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ اصدق الصادقین ہیں، سب سچوں سے بڑھ کر سچے اور یہ ایک بات بھی آپ کی سچائی پر سورج سے بڑھ کر زیادہ روشن گواہ بن جاتی ہے۔ اس اندھیرے زمانے میں اتنی روشنی سے چودہ سو سال بعد کے حالات معلوم کئے اور ان پر روشنی ڈالی۔ اتنی دور تک روشنی ڈالنے والا نبی اس شان کا کوئی دکھاؤ تو سہی۔ فرمایا وہ دن ہوں گے جب بھی وہ دن عام عادت سے بدل چکے ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے روزمرہ کے عادی دنوں کے مطابق اندازے کرنا۔ عادی دن وہ ہیں جن میں پانچ نمازیں سورج کی علامتوں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز کی جا سکتی ہیں۔ جہاں وہ نمازیں ممتاز نہیں ہو سکتیں وہاں اندازہ شروع۔ اور پھر کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ تو اس لئے یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ رمضان مبارک کو چاند کے ساتھ جو باندھا ہے اب میں اس طرف واپس آ رہا ہوں، اس میں حکمت یہ ہے کہ یہ مہینہ جگہ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی یہ جنوب والے لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ کبھی شمال والوں کے لئے۔ پس ایسے موقع پر اگر یہ سورج والا مہینہ ہوتا تو بعض لوگوں پر ہمیشہ بہت ہی سخت رہتا۔ لمبے سے لمبا دن اور پر آزار دن جس میں گرمی سے لوگوں کی زبانیں سوکھ جاتیں اور تڑپ تڑپ کے بعض جان دے دیتے۔ ہمیشہ مسلسل ایسی ہی تکلیف لے کر ان کے لئے آتا۔ اور بعض جگہ اتنا چھوٹا ہوتا اور موسم بھی ٹھنڈا کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا بلکہ ان کے لئے یہ مصیبت ہوتی کہ کھائیں کیسے۔ ایک روزہ افطار بھی کریں اور سحر بھی کریں، بیچ میں تہجد بھی پڑھیں، چند گھنٹوں کے اندر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس کتنے گھنٹے کے لئے ممکن ہے اس کی علامتیں ساتھ بیان فرما دی گئیں کہ جہاں سورج کی علامتوں سے عبادتیں کھل کے واضح ہوں، جہاں رمضان پر یہ بات صادق آئے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے ممتاز ہو سکے وہ دن معمول کے دن ہیں۔ جہاں ان میں سے کوئی علامت اطلاق نہ پائے وہاں تم نے اندازے کرنے ہیں۔

معمول کے ایام سے مراد

معمول کے دن قرآن کی تعریف سے یہ بنیں گے کہ جن دنوں میں صبح کی سفیدی اور شام کی شفق کے درمیان ایک اندھیرا حائل ہو تاکہ قرآن کریم کی یہ بات پوری اتر سکے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے الگ ہو جائے۔ اور اگر دونوں دھاگے ہی سفید ہوں تو پھر الگ کیسے ہوں گے۔ اس لئے تمام جماعتوں میں علماء کے ایسے بورڈ بنانے چاہئیں۔ ان تمام جماعتوں میں جو یا جنوب کے زیادہ قریب ہیں یا شمال کے زیادہ قریب ہیں تاکہ اپنی اپنی جماعتوں کی راہنمائی کر سکیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ ایک ہی ملک میں بعض دفعہ ایک رمضان ایک جگہ غیر معمولی ہو جاتا ہے دوسری جگہ معمولی رہتا ہے اور جتنا شمال کی طرف یا جنوب کی طرف جائیں گے اتنا ہی ایک ملک کے اندر رہتے ہوئے بھی تفریق کرنی پڑتی ہے۔ پس بجائے اس کے کہ آپ ہر بات مرکز سے لکھ کر ہم سے حساب کروائیں، اصول سمجھ لیں اور پھر جو آپ کے ہاں مختلف گورنمنٹ کے محکمے ہیں موسمیات کے ان سے مشورہ کریں۔ آبزرویٹری (Observatory) جو بھی ہے جو بھی ان کی رصد گاہیں بنی ہوئی ہیں جہاں سے وہ زمین و آسمان کا مطالعہ کرتے ہیں یعنی موسمیات کے دفتر اور ان کے محکمے ان سے مشورہ کر کے تو مختلف جماعتوں کے لئے رمضان سے پہلے ہی ان کے شیڈول (Schedule) بنانے چاہئیں۔ اور بتانا چاہئے کہ فلاں جماعت کا معمول کا رمضان فلاں دن سے فلاں دن تک ہے اور فلاں دن سے فلاں دن تک کا جو رمضان کا حصہ ہے وہ معمول سے نکل گیا ہے اس لئے وہاں آپ کو قرآن کریم اختیار دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو قرآن کا مفہوم سمجھا اور وہی درست ہے وہ آپ کو اختیار دیتا ہے کہ اندازے کے مطابق اپنی نمازوں کو بھی تقسیم کریں اور روزوں کے وقت بھی مقرر کریں۔

اور ایسی صورت میں دو طریق ہیں دونوں میں سے ایک آپ اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ معمول کے دن کے روزوں سے مراد بارہ گھنٹے کا دن، بارہ گھنٹے کی رات لے لی جائے جو وسطی ہے۔ لیکن اگر یوں کریں گے تو ان دنوں کا اس ملک کے باقی دنوں سے بہت زیادہ فرق ہو جائے گا اور جہاں بھی معمول کے دنوں کا غیر معمولی دنوں سے جوڑ ہوگا وہاں تفریق بہت بڑی ہو جائے گی۔ اس لئے دوسرا جو طریق ہے جو میرے نزدیک زیادہ مناسب ہے وہ یہ ہے کہ اپنے سے قریب تر معمول کے دنوں کے مطابق عمل کریں۔ یعنی اگر ساٹھ (60) یا ستر (70) ڈگری شمال پر ایک ملک کا کوئی شہر آباد ہے اور اس ملک کا ایک حصہ پچاس (50) ڈگری یا چالیس (40) ڈگری شمال پر بھی ہے اگر ایک سال میں جو جنوبی حصہ ہے اس کا سارا رمضان معمول کا رمضان ہے یعنی سورج کی علامتیں اور چاند کی علامتیں پوری اس پر صادق آ رہی ہیں اور شمالی حصے پر صادق نہیں آ رہیں تو بجائے اس کے کہ وہ چھلانگ لگا کر خط استواء تک پہنچے اور وہاں کا معمول پکڑے، عقل تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہی ملک میں جو قریب تر جگہ ہے جہاں معمول کے روزے چل رہے ہیں ان کے اندازے کے مطابق اپنے روزوں کے اندازے کر لیا کرے۔ تہجد کا وقت بھی اس کے مطابق کرے اور سحری کا وقت بھی اور افطاری کا وقت بھی اور اس طریق پر انشاء اللہ تمام جماعت (-) کو وقت کے اختلاف کے باوجود بھی ایک وحدت ضرور نصیب ہوگی۔

(خطبہ جمعہ 19 جنوری 1996ء)
(الفضل انٹرنیشنل لندن 8 مارچ 96ء)

نوافل کا شوق

پنج وقتہ نماز باجماعت کے علاوہ صحابہ کرام زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کرنے کا شوق رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ تین صحابی حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے۔ اور آپؐ کی عبادات سے متعلق استفسار کیا۔ جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر حضور ﷺ اس قدر عبادت بجا لاتے ہیں تو ہمیں تو اس سے بڑھ کر ادا کرنی چاہئے ان میں سے ایک نے کہا میں آئندہ ساری ساری رات عبادت کروں گا اور نہیں سوؤں گا۔ دوسرے نے کہا میں سارا سال روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا میں شادی نہیں کروں گا (اور ساری زندگی عبادات میں گذار دوں گا) جب حضور ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے انہیں منع فرمایا کہ میں تم سے زیادہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہوں۔ میں رات سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور میں نے شادی بھی کی ہے۔

جس نے میری سنت چھوڑ دی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم صاحب

چند دھاتیں

ریت، سیمنٹ، لوہا اور دیگر ایسی چیزیں جو آئے دن ہمارے کام آتی ہیں اور جن کے بغیر آج ہمارا رہنا سہنا ناممکن نظر آتا ہے انسان کو زمین کے اندر سے چھپے ہوئے خزانوں کی صورت میں ہاتھ لگے ہیں۔ چاندی، سونا، عام قسم کے عمارتی پتھر اور قیمتی جواہرات بھی زمین کی اُگلی ہوئی دولت ہے جسے انسان ہر طرح سے اپنے کام میں لا رہا ہے۔

ہوا میں اڑنے والے جہاز، سڑکوں پر فراٹے بھرتی ہوئی گاڑیاں جس تیل کی بدولت مہینوں کا سفر پلوں اور گھنٹوں میں طے کر رہی ہیں وہ بھی اسی دھرتی کے سینے سے چشموں اور کنوؤں کی شکل میں ابل پڑا ہے۔ اس مضمون میں آسان مگر دلچسپ پیرائے میں زمین میں چھپے ہوئے خزانوں میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

چاندی

چاندی اوسط درجے کی قدر و قیمت والی ایک سفید دھات ہے یہ نرم اور ڈھلنے والی دھات ہے۔ اور بجلی اور گرمی کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ یہ ایک عمدہ دھات ہے اور اس سے زیور کے علاوہ تجربہ گاہوں کا ساز و سامان بنتا ہے۔ یہ سکوں میں بھی استعمال ہوتی رہی زیورات میں تو اس کا بے شمار استعمال ہے۔ یہ اس قدر نرم ہوتی ہے کہ اسے سخت کرنے کیلئے اس میں تھوڑا سا تانبا ملانا پڑتا ہے۔ اگر اسے شورے کے تیزاب میں ملا کر بخارات میں تبدیل کر لیا جائے تو یہ فوٹوگرافی Photography کے کام میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

چاندی سب سے پہلے ایشیائے کوچک میں جزائر ایجیئن اور سپین میں نکالی گئی تھی۔ پرانے زمانے میں اس کی بڑی قدر و قیمت تھی اور یہ کسی حد تک نایاب ہو گئی تھی۔ کیونکہ بہت سے ملکوں میں اس سے سکے بنائے جاتے تھے۔ سولہویں صدی میں سپین والوں نے میکسیکو اور جنوبی امریکہ کی دریافت کی اور وہاں چاندی کی کانوں سے خوب ہاتھ رنگے۔ آج کل زیادہ تر چاندی میکسیکو، امریکہ اور کینیڈا سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ دوسری دھاتوں سے بھی حاصل ہوتی ہے مثلاً خام سیسے میں چاندی کی معقول مقدار موجود ہوتی ہے۔

پارہ

پارہ قدرتی خام حالت میں خوب صورت سیندوری رنگ کی دھات ہوتا ہے۔ جسے شنگرف کہتے ہیں۔ شنگرف کو حرارت پہنچا کر بخارات کی صورت میں تبدیل کر لیا جاتا ہے اور اس کے بعد اسے کثیف بنا کر مائع حالت میں جمع کر لیا جاتا ہے۔

پارہ ایک ایسی دھات ہے، جو معمولی سی حرارت پر پگھل جاتا ہے۔ یہ سپین، چین، میکسیکو میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہوا کے دباؤ کو ناپنے والے آلے میں استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ یہ بہت بھاری ہوتا ہے اس لئے آسانی سے بخارات بن کر اڑنے نہیں پاتا۔ اسے زنگ بھی نہیں لگ سکتا اور یہ آسانی سے نظر آ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے تھرمامیٹر Thermometer میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

سونا پارے میں حل ہو جاتا ہے۔ قلعی اور پارے کو ملانے سے جو مرکب تیار ہوتا ہے اس سے آئینوں کی پشت پر تہہ چڑھائی جاتی ہے تاکہ ان میں منہ دیکھا جا سکے۔ پارے سے اور بھی کئی قسم کے مفید کام لئے جاتے ہیں۔

نکل NICKEL

نکل قدرے زردی مائل سفید دھات ہے جو لوہے سے ملتی جلتی ہے۔ اسے دوسری دھاتوں پر تہہ کے طور پر چڑھایا جاتا ہے تاکہ وہ ہوا کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ اس مقصد کیلئے یہ بڑی تیزی سے کرومیم کی جگہ لے رہی ہے۔ نکل اپنے گوناگوں استعمال کیوجہ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ سکوں کی تیاری میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ فولاد ملے ہوئے نکل میں بڑی مضبوطی اور پختگی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ موٹر، ٹرک، جہاز، ہوائی جہاز، ریلوے انجن، زرعی آلات، کان کنی کے آلات، زمین کھودنے اور تیل صاف کرنے والے آلات کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ گھروں میں کھانا پکانے کے برتنوں اور دیگر ساز و سامان کی تیاری میں بھی یہ فولاد ملا ہوا نکل استعمال ہوتا ہے۔ کینیڈا، ناروے، چین، ہندوستان، امریکہ، نیو کیلیڈونیا، وینزویلا، برازیل، روس، یونان، مصر اور فلپائن میں نکل کے بے شمار ذخیرے موجود ہیں۔

کرومائٹ CHROMITE

کرومائٹ سفید رنگ کی دھات ہے۔ جو بے داغ فولاد بنانے کے کام آتی ہے۔ اس سے ہوائی جہاز، مختلف قسم کے اوزار اور طرح طرح کے رنگ بنانے کا کام بھی لیا جاتا ہے اس کے علاوہ کرومائٹ فوٹوگرافی کی صنعت میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

پاکستان میں کرومائٹ کے بڑے بڑے ذخیرے موجود ہیں اور اپنے ان ذخیروں کے لحاظ سے پاکستان دنیا بھر میں دوسرے درجے پر ہے لیکن ابھی تک یہ دھات بہت تھوڑی مقدار میں نکالی گئی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کام کیلئے جن مشینوں کی ضرورت ہے، وہ ابھی تک کافی تعداد میں موجود نہیں۔ کرومائٹ کے ذخیرے زیادہ تر بلوچستان میں ہیں جہاں ہندو باغ کی مشہور کان ہے۔

دنیا میں کرومائٹ کی پیداوار والے بڑے بڑے ملک جنوبی رہوڈیشیا، روس، ترکی، جنوبی افریقہ، فلپائن، کیوبا، یوگوسلاویہ، ہندوستان، یونان اور نیو کیلیڈونیا ہیں۔

ابرق

یہ ایک قسم کی چمکتی، شفاف دھات ہے جو ورق کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ ابرق نام کو تو دھات ہے لیکن ہوتا ہے بڑا نرم اور ملائم اور اس کی تہوں کو بڑی آسانی سے ایک دوسری سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ بھورا، چاندی کا سا یا نیلگوں سفیدی مائل ہوتا ہے۔ مگر اس میں چمک ہیرے کی سی ہوتی ہے۔ ہوا لگنے سے قدرے سخت ہو جاتا ہے۔ لیکن تیز سے تیز آنچ بھی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حرارت کو روکنے کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ اسے تیل سے جلنے والے چولہوں کی کھڑکیوں اور لیمپ کی چمنیوں کے علاوہ بہت سی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔

شمالی امریکہ اور برطانیہ میں ابرق کثرت سے ملتا ہے اسے پیس کر ٹیلکم پاؤڈر بنایا جایا ہے جو دنیا بھر میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

سیسہ

سیسہ ایک بھاری خاکستری کچی دھات گلینا Galena نامی دھات سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ سویڈن، جرمنی، کلوریڈو، چیکوسلواکیہ، یوگوسلاویہ اور روس میں ملتا ہے۔ سیسہ کچی دھات کو چونے اور بعض کیمیاوی اشیاء کے ہمراہ بڑی بڑی بھٹیوں میں بھوننے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ بھاری اور ملائم ہوتا ہے اور رنگ میں چاندی کی طرح سفید ہوتا ہے۔ معمولی درجہ حرارت پر آسانی سے ڈھل جانے، اپنے وزن اور زنگ آلود نہ ہونے کی وجہ سے سیسہ نلوں، چھت ڈالنے کے سامان، پانی کی ٹینکیوں، ایکس رے X-RAY کے سامان، کیمیاوی کاموں کے لئے تبخیری کڑاہیوں اور جوڑنے والی چادروں کی تیاری میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بندوق اور پستول کی گولیاں بھی سیسے سے بنتی ہیں۔

مینگانیز MANGANESE

مینگانیز ایک ایسی دھات ہے جو فولاد بنانے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ ایک ٹن فولاد کیلئے چودہ پونڈ مینگانیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ مینگانیز روس میں ملتی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان، بیلجیم، کانگو، فلپائن اور بحرالکاہل کے بعض جزائر، برازیل، اٹلی، سپین، امریکہ، کیوبا، جاپان، جرمنی، مصر، کینیڈا، میکسیکو، کولمبیا، چلی اور آسٹریلیا میں بھی یہ دھات ملتی ہے۔

سنگ مرمر

پتھروں میں جو حیثیت سنگ مرمر کو حاصل ہے وہ کسی اور پتھر کو حاصل نہیں۔ اپنی خوبصورتی اور دلکشی کی وجہ سے اسے دنیا بھر میں بڑی قدر و قیمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ تاج محل جو مغل بادشاہ شاہجہان نے اپنی ملکہ ممتاز محل کی یاد میں تعمیر کروایا اور جسے دنیا کے سات عجائبات میں شمار کیا جاتا ہے۔ سنگ مرمر سے ہی تعمیر کیا گیا تھا۔ مغل بادشاہوں کی بنوائی ہوئی اکثر عمارات میں سنگ مرمر کا استعمال ہوا۔

سنگ مرمر دراصل چونے کا پتھر ہے۔ چونے کی چٹانیں بھی ایک قسم کی تہہ دار چٹانیں ہیں۔ ننھے ننھے سمندری جانوروں کے خول سمندر کی تہہ میں جمع ہوتے رہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چٹانوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ چونے کا پتھر انہی چٹانوں میں شامل ہے یہی چونے کا پتھر جب زمین کی اندرونی حرارت اور دباؤ کی وجہ سے اپنی شکل تبدیل کر لیتا ہے تو سنگ مرمر بن جاتا ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ سنگ مرمر سفید ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔ سنگ مرمر کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ سفید سنگ مرمر کے علاوہ سرخ، نیلا اور سیاہ سنگ مرمر بھی پایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں جے پور کے مقام پر نہایت اعلیٰ قسم کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں چترال کے علاقہ میں سنگ مرمر ملتا ہے۔ اور بہت سی جگہوں کے علاوہ کیمبل پور میں بھی سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔

کرومیم CHROMIUM

کرومیم ایک نہایت سفید اور چمک دار دھات ہے جو آسانی سے ماند یا میلی نہیں ہوتی۔ اسے لوہے کے ساتھ ملا کر بے زنگ فولاد تیار کیا جاتا ہے۔ لوہے اور دوسری دھاتوں کو ہوا میں زنگ لگنے سے بچانے کے لئے ان پر کرومیم کی تہہ چڑھائی جاتی ہے۔ موٹروں کے سفید چمکیلے حصوں پر بھی کرومیم ہی کی تہہ چڑھائی جاتی ہے۔

کیوبا، روس، جنوبی رہوڈیشیا، ترکی اور جنوبی افریقہ میں کرومیم کے وسیع ذخیرے موجود ہیں۔

میگنیشیم MAGNESIUM

میگنیشیم ایک سفید دھات ہے جو جلنے سے نہایت چمک دار روشنی دیتی ہے۔ رات کے وقت تیز روشنی ڈال کر فوٹو لینے کا پاؤڈر اسی سے بنتا ہے۔ ایپسم سالٹ EPSOM SALT اور میگنیشیم MAGNESIUM اسی کے مرکب ہیں۔ میگنیشیم سمندر سے بھی نکالی جاتی ہے ایک مکعب میل سمندری پانی میں اس کی مقدار ساٹھ لاکھ ٹن ہوتی ہے۔

آسٹریا، روس، یونان، چیکوسلواکیہ اور مانچوریا میں میگنیشیم کے وسیع ذخیرے موجود ہیں۔ ہلکی ہونے کی وجہ سے میگنیشیم بہت سے کاموں میں استعمال ہونے لگی ہے۔ جرمنی میں تو میگنیشیم سے موٹروں اور ٹرکوں کے ڈھانچے بھی بنائے جاتے ہیں۔

مختلف قسم کے آلات بھی میگنیشیم سے بنائے جاتے ہیں۔ ٹائپ رائٹر، کیلکولیٹر، کیمرے، گھاس کاٹنے والی مشین اور دیگر بہت سی چیزیں بھی میگنیشیم سے تیار ہونے لگی ہیں۔

ویڈیو ریکارڈنگ

ویڈیو کی ریکارڈنگ ویڈیو کیمرہ کی ریکارڈنگ سے مختلف چیز ہے۔ 1927ء میں جان لوگی نے کیمرہ فوٹو گرافی کے بغیر ایک متحرک فلم (Moving Picture) ریکارڈ کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجہ برہان احمد طالع صاحب

سگریٹ نوشی صحت و ایمان کیلئے مضر ہے

لغو باتوں سے اعراض

قرآن کریم میں مومنوں کی شان یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ مومنون آیت 3 میں مومنوں کی نشانی بیان فرماتا ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

اسی طرح سورہ الفرقان آیت 72 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعنی رحمان خدا کے بندے جب لغو چیزوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ شان کے ساتھ بغیر اس میں شامل ہونے کے گزر جاتے ہیں۔

لغت میں لغو کے معنی ہر بیہودہ اور قبیح بات کے ہیں ان تمام احکام خداوندی کو ذہن میں رکھتے ہوئے جب ہم سگریٹ یا تمباکو نوشی کی طرف آتے ہیں تو اصل میں یہ ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے دین لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے چنانچہ ہمیں ہمارے دین کی رو سے بھی اس لغو کام سے اعراض کرنا چاہئے۔

اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو (البقرہ:195)

اس کا واضح مطلب یہ بھی ہے کہ ایسی حرکتیں نہ کرو جو خودکشی کے مترادف ہوں اور اپنے اردگرد کے ماحول کو آلودگی سے بچاؤ۔

سگریٹ نوشی کے نقصانات کے بارے میں طبی ماہرین کا متفقہ طور پر کہنا ہے کہ یہ انسانی زندگی کے لئے مضر اور مصیبت کو گلے لگانے کے مترادف ہے۔ اب ذرا اس نقصان کی طرف جانے والے سفر کا حال احوال سنیں۔

جونہی آپ سگریٹ کا ایک کش لگاتے ہیں آپ کی نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ آپ کے جسم کا جو بطور مشینری کام کر رہا ہے اپنے آپ پر کنٹرول پہلے سے کم ہو جاتا ہے۔ آپ کی جلد کا ٹمپریچر بھی آپ کے اس قبیح عمل سے متاثر ہو کر کم ہو جاتا ہے اور شروع شروع میں دماغ پر واضح اثرات محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور اگر زیادہ عرصہ تک دل اسی طرح پریشر میں رہے تو دل کے حملے کا خطرہ بہت زیادہ حد تک بڑھ جاتا ہے۔

یہ تو وہ تغیرات تھے جو سگریٹ نوشی کی ابتداء میں فوری طور پر کسی انسانی جسم میں پیدا ہوتے ہیں اور سگریٹ شروع کرنے والا شخص اگر چاہے تو فوراً ان اثرات کو محسوس کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ وہ خطرناک بیماریاں جو بالآخر زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

خودکشی کے مترادف

☆ تمباکو میں ایک زہر ہے جو نکوٹین Nicotine

> **عالمی ادارہ صحت کے دعویٰ کے مطابق ہر دس سیکنڈ کے بعد ایک شخص موت کے منہ میں چلا جاتا ہے کیونکہ پوری دنیا میں جس رفتار سے پھیپھڑوں کے کینسر کی بیماری بڑھ رہی ہے اس بیماری کے بڑھنے میں پچانوے فیصد ہاتھ سگریٹ نوشی کی عادت کا ہوتا ہے۔**

کہلاتا ہے اور اس کے جلنے سے پیدا ہونے والی کاربن مونو آکسائیڈ خون میں آکسیجن کی کمی کا باعث بنتی ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کی یہ کمی دور ہو اور یوں دل کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے جو بالآخر ہارٹ اٹیک پر منتج ہوتی ہے۔

☆ نظام تنفس جو جسم کے اہم ترین نظاموں میں سے ہے سگریٹ نوشی سے سخت متاثر ہوتا ہے اور یہ پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث امر ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ پھیپھڑوں کے کینسر کے مریضوں میں 90% سگریٹ کے عادی ہوتے ہیں کینسر کے علاوہ سگریٹ کا یہ مہلک دھواں دمہ اور شدید کھانسی جیسی خطرناک سانس کی بیماریاں بھی پیدا کرتا ہے۔

☆ ایک خطرناک گیس کاربن مونو آکسائیڈ سگریٹ کے دھوئیں میں شامل ہے جو انسانی خون میں آکسیجن کی کمی کا باعث ہوتی ہے۔ جبکہ تمام جسم کو خون کے ذریعے آکسیجن کی فراہمی ازحد ضروری ہے۔ اس کی کمی کے باعث ہی اکثر دل کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ دل کے 95% امراض تمباکو نوشی سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆ ریسرچ سکالرز کے مطابق ہر سگریٹ انسان کی زندگی میں کچھ نہ کچھ کمی کر دیتا ہے۔ اور اس امر کا اصل باعث سگریٹ کے جلنے سے پیدا ہونے والے زہریلے مادے "تار" "نکوٹین" اور "کاربن مونو آکسائیڈ" شامل ہیں۔ "تار" میں مختلف کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو اس کا باعث بنتا ہے۔

☆ اس کے علاوہ کئی بیماریاں جو سگریٹ نوشی سے پیدا ہوتی ہیں ان میں ہونٹوں کا کینسر، گلے کے غدود جاذبہ میں کینسر، دانتوں کی رنگت کا خراب ہونا، مسوڑوں کا ورم ہونا، گلے کی بیماریاں، معدہ کا ضعیف ہونا، سردرد، ضعف حافظہ، سکتہ، مراق، فالج، رعشہ، کمزوری، حرام مغز پر اثر، انتڑیوں میں تعفن وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

ان تمام نقصانات کے باوجود نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک کا کوئی کونہ نہیں جہاں لوگ سگریٹ نوشی نہ کرتے ہوں۔ اگر کوئی شخص بیکار ہو تو دوست اسے مشورہ دیتے ہیں کہ سگریٹ پان کا کھوکھا ہی لگا لو چار پیسے تو ضرور مل جائیں گے اور اس میں کوئی شک کی گنجائش بھی نہیں۔

اربوں ڈالر کی مقروض قوم اور سگریٹ کا دھواں

امریکہ، یورپ اور دیگر ممالک میں سگریٹ نوشی کے خلاف ایک مہم اس کے نقصانات کا اندازہ لگانے کے بعد ان معلومات کو عام کرنے کے سلسلے میں چلائی جا رہی ہے۔ مگر اس معاملے میں ہمارے ملک کا کیا حال ہے اس بارے میں فیصل آباد کے "احمد کمال نظامی" یوں رقمطراز ہیں۔

27 مئی 1999ء کو عالمی دن کے موقعہ پر ٹیلی ویژن میں سگریٹ نوشی کے خلاف جو مذاکرہ دکھایا گیا جس میں مختلف ماہرین نے فنی اور طبی نکتہ نگاہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ رات گیارہ بجے کے بعد ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور اس سے قبل سگریٹ کے اشتہارات کی پبلسٹی بھی کی گئی۔ دراصل ہم جس معاشرے کے فرد ہیں اس معاشرہ میں تمباکو نوشی تہذیب کا ایک درجہ اختیار کر چکی ہے۔ ہمارے دیہی معاشرہ میں حقہ مہمانوں کو پیش نہ کرنا بہت بڑی بدتمیزی تصور کیا جاتا ہے اور بعض

> **آپ کو اس اطلاع پر حیرت ہوگی کہ ایک سروے کے مطابق سگریٹ نوشی سے صرف جرمنی میں ہر سال مرنے والوں کی تعداد 90 ہزار بتائی گئی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں شراب اور دیگر غیر قانونی نشوں سے مرنے والوں کی تعداد اس سے کم ہے۔**

اوقات تو حقہ پیش نہ کرنا خاندانی رنجش کا باعث بھی بنتا ہے اور اس بنا پر لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ لڑکے والوں کے گھر لڑکی والے منگنی سے قبل کی رسومات ادا کرنے گئے۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی اور آؤ بھگت ہوئی لیکن بدقسمتی سے تازہ حقہ مہمانوں کو پیش نہ کیا گیا اور ادھر ادھر کی باتوں میں ایک مہمان نے کہہ دیا کہ انہیں تو آداب مہمان نوازی کا بھی علم نہیں ہے ایسی ہی تعلیم اپنی بیٹی کو دی ہوگی اس پر بات بڑھ گئی اور نوبت تلخ کلامی تک پہنچ گئی۔ درمیان میں کسی دانشمند نے پانی میں مدھانی کا سراغ لگایا تو معلوم ہوا کہ تازہ حقہ مہمانوں کو پیش ہی نہیں کیا گیا جس کا مہمانوں نے برا منایا اور بات یہاں تک پہنچ گئی

> لندن کے ایک اخبار میں یہ بات شائع ہوئی۔ سگریٹ نوش افراد ہر سگریٹ کے ساتھ اپنی عمر کے ساڑھے پانچ منٹ کم کر لیتے ہیں۔
> (روزنامہ جنگ کراچی 4 جون 1977ء)

اور تازہ حقہ کرتے ہی ماحول خوشگوار ہو گیا اور تمباکو کی تعریفیں شروع کر دی گئیں۔
(روزنامہ جنگ لاہور یکم جون 1999ء)

ان تمام باتوں کے علاوہ سب سے زیادہ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہم جہاں سگریٹ نوشی سے اپنی صحت خراب کر رہے ہیں وہاں محنت سے کمایا ہوا سرمایہ بھی ضائع کر رہے ہیں۔ مزید برآں یہ کہ یوں ہمارا اپنا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے جو ہم کسی بہتر مصرف میں لا سکتے ہیں اس لئے اس قبیح عادت کو چھوڑنا ضروری ہے۔

عادت کس طرح چھوڑیں؟

سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی کے بارے میں نہایت اہم باتیں بیان کرنے کے بعد یقیناً میرے وہ قاری جو اللہ کے فضل و کرم سے پہلے ہی اس مکروہ عادت سے دور ہیں آئندہ بھی کبھی اس کے قریب نہیں جائیں گے۔ لیکن وہ قاری جو اس عادت میں مبتلا ہیں ان کے ذہن میں اٹھنے والے سوال کہ "بالآخر اس عادت سے جو اب پختہ ہو چکی ہے کیسے جان چھڑائی جائے؟" کا ممکنہ جواب دینا بھی ضروری ہے۔

آپ کی اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ ایک عادت مستمرہ کو یک لخت چھوڑ دینا مشکل ہوتا ہے۔ مگر انسان قوت ارادی استقلال اور ہمت کے ساتھ سب کچھ کر سکتا ہے صرف ارادہ کی مضبوطی کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ اول طریق تو یہ ہے کہ آہستہ آہستہ آپ اپنے سگریٹوں کی تعداد کو کم کرتے ہوئے چھوڑیں اگر یک لخت چھوڑنا آپ کے لئے ممکن نہیں۔

☆ آپ یہ خیال کر کے بھی اس عادت کو ترک کر سکتے ہیں کہ آپ کی عبادات کا ثواب اس مکروہ عادت کی بناء پر حاصل نہیں ہو رہا۔

☆ ایک اور ممکنہ طریق جو نہایت ہی موزوں ہے اور فطرت انسانی کا مطالعہ کر کے یہ اصول قرآن کریم نے ہی بتایا ہے کہ ایسی عادات مستمرہ رکھنے والوں کو اس عادت کے محرکات یعنی ایسے امور جو اس کو حقہ نوشی یاد کرائیں سے بچایا جائے۔ تمباکو نوشی کرنے والوں کی صحبت نہ اختیار کی جائے۔ خاص اوقات جن میں یہ مکروہ کام کیا جاتا ہے خاص کر ان میں توجہ کو ہٹایا جائے۔

☆ رمضان المبارک کے بابرکت ماہ سے بھی اس ضمن میں فائدہ اٹھاتے ہوئے اس عمل مکروہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دراصل ان تمام باتوں میں اصل چیز قوت ارادی ہی ہے۔ یہ ایک عجیب ہتھیار ہے۔ بشرطیکہ اس کا استعمال کرنا آتا ہو پہلے پکا عزم کرلو کہ اب اس کو روکو گے اور خیالات کو اور طرف لگاؤ تو اس طرح آہستہ آہستہ قوت ارادی بڑھ سکتی ہے اور انسان بالآخر کامیاب ہو جاتا ہے۔

آخر میں خداوند رب العزت سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہر احمدی کو تمام بداخلاقیوں کے موجب امور سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں عبادات کی صحیح لذت عطا فرمائے اور اس کے تمام ثواب سے مستفیض فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم عبدالجبار زاہد صاحب رحمت فوٹو سٹوڈیو ربوہ کی بیٹی عزیزہ ریحانہ تنسیم صاحبہ کا نکاح عزیز مکرم وسیم حسن صاحب ابن مکرم مفتی راحت حسن صاحب ساکن A-680 گلشن راوی لاہور سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب نے بیت البرکات دارالبرکات ربوہ میں مورخہ 5۔ ستمبر 1999ء کو پڑھا۔ اسی طرح ان کی دوسری بیٹی عزیزہ فرح نسیم صاحبہ کا نکاح عزیز مکرم سید عدیل منظر صاحب ابن محترم سید محمد مصطفیٰ صاحب ساکن مرغزار کالونی لاہور سے پچاس ہزار حق مہر پر محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ مرغزار کالونی لاہور نے پڑھا دونوں بچیوں کی تقریب رخصتانہ مورخہ 19۔ نومبر 1999ء بروز جمعۃ المبارک کو مکان نمبر 4/24 دارالبرکات ربوہ میں ہوئی تلاوت کے بعد محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے دعا کروا کر بچیوں کو رخصت کیا۔ مورخہ 21۔ نومبر 1999ء کو مکرم وسیم حسن صاحب اور مکرم سید عدیل منظر صاحب نے انمول شادی ہال سمن آباد لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا یہ بچیاں مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم آف میموریل فوٹو سروس گولبازار کی پوتیاں اور محترم شیخ منظور حسین صاحب مرحوم مزنگ لاہور کی نواسیاں ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم امتیاز احمد صاحب طاہر دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گھٹنے کے آپریشن کی وجہ سے الحق آرتھوپیڈک ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ گو آپریشن کامیاب ہوا ہے مگر زخم تاحال مندمل نہیں ہو رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا رشید احمد صاحب (رشید الیکٹرک سٹور ریلوے روڈ ربوہ) کے چچا مکرم رانا بشارت احمد خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ انجائنا کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب (مرحوم) دارالعلوم غربی حلقہ خلیل طویل علالت کے بعد مورخہ 99-12-6 کو بعمر 56 سال فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ بعد از نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحوم مکرم بریگیڈئر (ر) طاہر احمد صاحب آف راولپنڈی کے بڑے بھائی اور اسی طرح مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب (PIMS) آف اسلام آباد کے ماموں تھے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک علمی نشست

○ ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) ربوہ چیپٹر کے زیر اہتمام Y2K موضوع پر ایک سیمنار مورخہ 5۔ دسمبر 1999ء بروز اتوار بیسمنٹ ایوان محمود میں منعقد کیا گیا۔ سیمنار کی صدارت محترم افتخار اللہ سیال صاحب وائس چیئرمین AACP نے کی اور مکرم احسان الٰہی ملک صاحب نے لیکچر دیا جس کے بعد حاضرین نے سوال کئے۔ اس پروگرام میں 55 حضرات اور 6 خواتین شامل ہوئیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

بتقریب آمین

○ عزیزہ منیرہ احمد بنت مبشر احمد بٹ نے چار سال سات ماہ میں کینیڈا میں قرآن کریم ختم کیا ہے یہ بچی مکرم بابو محمد طفیل صاحب مرحوم محلہ اسلام آباد کی پوتی اور محمد احمد قمر سنوری سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے اجلاس کے بعد تقریب آمین منعقد ہوئی عزیزہ منیرہ احمد نے تلاوت قرآن کریم کی۔ تمام لجنات کی کھانے پینے سے تواضع کی گئی درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے بچی کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روس چین اتحاد

روس اور چین نے امریکی برتری کے خلاف طاقت کے مناسب توازن پر زور دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اقوام متحدہ عالمی امن کیلئے اپنا اہم کردار ادا کرے۔ بیجنگ میں چین اور روس کے سربراہوں کی بات چیت کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ بین الاقوامی برادری کو دوسرے ملکوں کی خودمختاری کا احترام کرنا چاہئے اور انکے داخلی معاملات میں مداخلت سے گریز کرنا چاہئے۔ اعلان میں انسانی حقوق کی آڑ میں دوسرے ملکوں کے داخلی معاملات میں مغربی ملکوں کی مداخلت کو بھی مسترد کر دیا ہے اور امریکہ کی برتری کے مقابلہ میں روس چین تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

نوبل انعام

سویڈن کے دارالحکومت میں نوبل پرائز فاؤنڈیشن کے بانی الفریڈ نوبل کی برسی کے موقع پر نوبل انعام تقسیم کرنے کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی۔ ادب کا انعام جرمنی کے مصنف گیونیئر شیئر کو دیا گیا۔ اکنامکس کا نوبل پرائز کینیڈا کے ماہر اقتصادیات رابرٹ اے منڈیل اور میڈیسن کا انعام جرمن نژاد امریکی گونیئر کو جبکہ کیمسٹری کا نوبل انعام مصری نژاد امریکن احمد زیول کو دیا گیا۔ طبیعات کا انعام ہالینڈ کے دو سائنس دانوں کو ایٹمی ریسرچ پر مشترکہ طور پر دیا گیا۔

مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال

حقوق انسانی کے عالمی دن کے موقعہ پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال رہی کاروباری مراکز سرکاری و نیم سرکاری دفاتر تعلیمی ادارے بنک اور عدالتیں بند رہیں۔ نئی دہلی میں کشمیریوں نے دھرنا دیا۔ آزاد کشمیر میں بھی بھارتی مظالم کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ آزاد کشمیر میں بھارتی فوج نے نماز تراویح پر پابندی لگا دی ہے۔ امام مسجد سمیت بہت سے افراد گرفتار کرلئے گئے۔ مجاہدین نے رمضان آپریشن شروع کر دیا ہے۔ آپریشن اتحاد کے تحت بھارتی کیمپ پر میزائلوں سے حملہ کیا گیا۔ ایک درجن سے زائد فوجی ہلاک اور بیرکیں تباہ ہوگئیں۔

نئی صدی کا استقبال

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ نئے سال کے میلہ میں برطانیہ کا جھنڈا لہرا کر نئی صدی کا استقبال کریں گے۔ تقریب کی کارروائی براہ راست نشر کی جائے گی۔ 10 ہزار مہمان تقریب میں مدعو ہیں۔ ملکہ آدھی رات کو سٹیج پر آکر جونہی جھنڈا لہرائیں گی تمام شرکاء اپنے اپنے انداز میں ڈانس شروع کردیں گے۔

گروزنی پر گولہ باری

چیچنیا پر روسی فوج دارالحکومت گروزنی پر مسلسل گولہ باری کر رہی ہے۔ بی بی سی کے مطابق 6 ہزار چیچن جانباز اور 40 ہزار شہری روسی فوج کے حملہ کے مقابلہ کے لئے مورچہ بند ہو گئے ہیں۔ روسی کمانڈر نے کہا ہے کہ الٹی میٹم کے خاتمے پر اس قدر شدید گولہ باری کریں گے کہ اس کے بعد کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ چیچن صدر نے کہا ہے کہ آخری سانس تک روسی فوج کا مقابلہ کریں گے۔ گروزنی پر وحشیانہ حملوں کے خلاف جرمنی فرانس برطانیہ اور روس نے مالیاتی امداد بند کرنے پر اتفاق کرلیا ہے۔

جولان کی پہاڑیاں

اسرائیلی وزیراعظم نے جولان کی پہاڑیاں جن پر اسرائیل نے قبضہ کیا ہوا ہے شام کو واپس کرنے کے لئے اسرائیل میں رائے عامہ ہموار کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم کے قریبی ذرائع نے کہا ہے کہ اسرائیل، شام اور لبنان کے ساتھ ہونے والے متوقع امن سمجھوتے کے تحت مقبوضہ لبنان سے اپنی فوج آئندہ جولائی تک واپس بلانے پر راضی ہو گیا ہے۔

کسووا میں مسلم کشی

امریکی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ سربوں نے نیٹو حملوں سے قبل 10 ہزار مسلمان شہید کر دیئے تھے۔ سربوں نے مسلمانوں کی نسل کشی کا کام اس وقت تیز کیا جب نیٹو کی فوج نے میلازوچ کو فضائی کارروائی کی دھمکی دی۔

علی گڑھ یونیورسٹی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایک مسلمان ڈپٹی پر قاتلانہ حملہ کے خلاف طلباء کے ہنگامے دوبارہ بھڑک اٹھے ہیں۔ حکام نے 10۔ جنوری تک ایک ماہ کیلئے یونیورسٹی کو بند کر دیا ہے۔ نیم فوجی دستے بھی ہنگامے ختم نہ کرا سکے۔

ترکی کی ممبرشپ

یورپی یونین نے ترکی کو ممبرشپ کے امیدوار کے طور پر قبول کرلیا ہے۔ اس بات کی منظوری یورپی یونین کے حالیہ اجلاس میں دی گئی۔

کوٹھی برائے فروخت

رقبہ 16 مرلہ کارنر باموقع۔ 2 بیڈروم، 1 ڈرائنگ روم، 1 گیسٹ روم، ٹی وی لاؤنج، 2 عدد کچن، اٹیچ باتھ، ڈبل سٹوری، 2 لیٹرین باتھ اوپن، کشادہ گیراج، برآمدہ، سٹور، بجلی، میٹھا پانی، سوئی گیس اور ٹیلی فون کی سہولت میسر ہے۔ فوری رابطہ کریں۔ فون 211500 حمید احمد شاہد مکان نمبر 34 ناصر آباد شرقی ربوہ

نزد **خواجہ برکات صاحب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: ۱۱ دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 13۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-07
منگل 14۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-31
منگل 14۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-58

بحالی جمہوریت

امریکہ نے چیف ایگزیکٹو آف پاکستان جنرل مشرف پر زور دیا ہے کہ وہ بحالی جمہوریت کا اپنا وعدہ پورا کریں اور اس سلسلہ میں اپنا اعتماد بحال کرنے کیلئے پہلے اقدام کے طور پر آئینی اور جمہوری نظام کی بحالی کیلئے واضح نظام الاوقات کا اعلان کریں۔ یہ بات امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر تھامس نے جارج واشنگٹن یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ناقص جمہوریت کا علاج فوجی انقلاب نہیں۔ بدقسمتی سے بھٹو اور شریف خاندان کی ناکامی کے باعث پاکستان میں جمہوریت کا دھچکا لگا۔ جنرل ضیاء 90 دن کا وعدہ کرکے ۱۱ سال برسراقتدار رہے۔ تاہم پاکستان کے خلاف سخت مالیاتی اقدام ہمیں پسند نہیں جس سے پاکستانی معیشت تباہ ہو۔ پاکستان عوام کی اکثریت نے جنرل مشرف کی حمایت کی ہے۔ پھر بھی بحالی جمہوریت کیلئے ہم اپنا دباؤ بڑھا رہے ہیں۔

سخت پہرے میں نماز جمعہ

لاہور میں رمضان المبارک کا پہلا جمعہ روزہ داروں نے سخت پہرے میں ادا کیا اور مساجد نمازیوں سے بھر گئیں۔

عوام ساتھ دیں

چیئرمین احتساب بیورو لیفٹیننٹ جنرل سید محمد امجد نے کہا ہے کہ عوام ساتھ دیں اور ایسی معلومات فراہم کریں جنہیں عدالت میں ثابت کیا جاسکے یا اصل حقائق تک پہنچا جاسکے۔ احتساب کیلئے 20 سے 24 عدالتوں کی ضرورت ہے یہ تعداد 110 تک بھی ہو سکتی ہے۔ ملک میں نام نہاد معززافراد کے احتساب کا کوئی کلچر نہیں ایک تحقیقاتی ادارہ ایف آئی اے ہے جہاں تربیت یافتہ عملہ نہیں۔ کڑی سے کڑی ملانا مشکل کام ہوتا ہے۔ اور عدالتیں ثبوت مانگتی ہیں۔ احتساب کیلئے جلدبازی کی بجائے یقینی راستہ اختیار کریں گے۔

فوج جلد بیرکوں میں واپس چلی جائے

آئی ایس آئی کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) درانی نے کہا ہے کہ فوج کو اس وقت کا خیال رکھنا چاہئے جب لوگ کہیں کہ سیاست دان فوج سے بہتر ہیں۔ فوج جتنا بھی کام کرلے وقت گزرنے کے ساتھ لوگ اس کے خلاف ہوتے جائیں گے۔ فوج کو کم سے کم وقت میں بنیادی کام کرکے بیرکوں میں واپس چلے جانا چاہئے۔

جنونی قاتل جاوید کا چہرہ بدل گیا ہے

100 بچوں کے قاتل ملزم جاوید کی تازہ تصاویر حاصل کرنے میں پولیس ناکام ہوگئی ہے۔ اب تک جو تصاویر ملی ہیں وہ ملزم کے صحت مندانہ دور کی ہیں۔ ملزم پولیس کے قریب بھی پھرتا ہے تو اسے نہیں پہچان سکتی۔ وہ چونکا دینے والے کام کا عادی ہے۔ لاہور سے باہر نہیں گیا۔ ہو سکتا ہے پولیس والوں کے اردگرد گھوم رہا ہو۔ اس دردناک سانحہ کی تحقیقات اب فوج کا مانیٹرنگ سیل کر رہا ہے۔ جو آئندہ 48 گھنٹوں میں اپنی رپورٹ چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کو پیش کردے گا۔

بچوں کی ہڈیاں بیچی گئیں

امریکی تفتیشی ٹیم نے کہا ہے کہ 100 بچوں کا قاتل جنونی نہیں۔ اس کا تعلق کسی بین الاقوامی گروہ سے ہے بچوں کی ہڈیاں کسی بین الاقوامی کمپنی کو بیچی گئیں۔ اس کی گرفتاری کیلئے بہتر حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

قاتل خود گرفتاری دے گا

100 بچوں کے قاتل جاوید کے قریبی عزیزوں نے دعویٰ کیا ہے کہ جنونی قاتل اب کسی وقت خودگرفتاری دے دے گا۔ وہ جتنی شہرت چاہتا تھا اسے مل گئی۔ پولیس اپنے طریقے سے اسے نہیں پکڑ سکتی۔

طیارہ کیس

وفاقی وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ٹرائل شفاف ہو رہا ہے۔ عدالتیں فیصلے کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہیں۔ اداروں کی بحالی کے بعد صحیح معنوں میں جمہوریت بحال کردی جائے گی۔ طیارہ کیس میں حکومت عدلیہ پر اثرانداز نہیں ہوگی۔

کٹھن دور ہے

معزول وزیراعظم نواز شریف کی بیٹی کلثوم نواز نے کہا یہ دورے ہمارے لئے کٹھن ہے اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کردے گا۔ میری والدہ حسین نواز سے بہت پیار کرتی تھیں۔ گرفتاری کی وجہ سے بیمار ہوگئیں وہ ہروقت حسین حسین کرتی ہیں۔

نئے الیکشن کرائے جائیں گے

بلدیاتی اداروں اور دیہی ترقی کے وفاقی وزیر عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ اگر اسمبلیاں بحال نہ کی گئیں تو نئے الیکشن کرائے جائیں گے۔ بحالی کی صورت میں سزا پانے والے ارکان نااہل ہو جائیں گے۔ حتمی فیصلہ وفاقی کابینہ اور سیکیورٹی کونسل کرے گی۔

جنرل مشرف کو کام کرنے دیں

سابق وزیر اعلیٰ سرحد اور پیپلزپارٹی کے رہنما آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ سیاست دان صبر کریں۔ جنرل پرویز مشرف کو کام کرنے دیں۔ خدانخواستہ یہ حکومت ناکام ہوگئی تو ملک بے تحاشا خطرات سے دوچار ہو جائے گا۔

کواپریٹو معاملات

لاہور ہائی کورٹ نے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے کہا ہے کہ پولیس کو کواپریٹو معاملات میں مداخلت کا کوئی اختیار نہیں۔ عدالت عالیہ نے پاکستان میڈیکل کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے صدر اور دیگر ارکان کو گرفتار نہ کرنے کے علاوہ کسی بھی عہدیدار کے خلاف کارروائی نہ کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔

رمضان المبارک میں مہنگائی

گرانفروشوں نے رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی پھل، آلو، پیاز، مرچ، سبزیاں، سموسے و دیگر اشیاء مہنگی کردی ہیں۔

سیاسی گفتگو سے روک دیا

پاکستانی عوامی تحریک کے چیئرمین پروفیسر طاہر القادری نے 100 بچوں کے قتل کے حوالہ سے تھانہ راوی روڈ کا دورہ کیا اور موقع پر موجود صحافیوں سے گفتگو کرنے لگے تو بچوں کے لواحقین نے طاہر القادری کو سیاسی گفتگو کرنے سے روکتے ہوئے کہا کہ بچوں کی لاشوں پر سیاست مت کریں۔

قرض نادہندگان کی چھان بین

قومی احتساب بیورو کا بینکرز کے ساتھ دوروزہ اجلاس میں دس کروڑ اور اس سے زائد کے قرض نادہندگان کی مکمل چھان بین کی گئی۔ کن بینکوں نے اپنے نادہندگان کی اعانت کی۔ قرض کب ری شیڈول کئے وغیرہ امور پر تفصیلی غور کیا گیا اور مجرم افراد کے خلاف سخت کارروائی کا فیصلہ کیا گیا۔

شملہ معاہدہ اور اعلان لاہور پر عمل کریں

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت شملہ معاہدے اور اعلان لاہور پر عمل درآمد کریں۔ قیام امن کے لئے دوطرفہ مذاکرات کے لئے سرحدیں کھول دی جائیں۔

رمضان المبارک کی خوشی میں خصوصی پیشکش
20 دسمبر تک
دو سنگل بیڈ یا ایک ڈبل بیڈ
ڈائمنڈ سپریم فوم
کی خریداری پر
ایک وال کلاک مفت!
حسان فوم سنٹر ریلوے روڈ ربوہ 211460
احسان جنرل سٹور گول بازار ربوہ 211006
زاہد ٹریڈرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ 711

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اوقات دوران رمضان المبارک صبح 9 بجے تا 4 بجے شام
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹشنر از 1937ء اینڈ ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
D.H.M.S R.H.M.P فون نمبر 211186

گھر کرایہ کیلئے
خوبصورت گھر ملحقہ عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ لاہور بمعہ دو عدد فون کرایہ پر دینا مطلوب ہے۔
رابطہ۔ ملک محمود انور -- فون نمبر 7235517

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160 ☎

DOCTORS / DEALERS
AVAIL LOW PRICES
X-RAY 100MA, 200MA, 300 MA, 500 MA, ECG, ETT, CARDIAC MONITOR / DEFIBS. PULSE OXIMETERS, MICROSCOPES
NIKON JAPAN ALL HOSPITAL AND LAB. EQUIPMENTS
AOTOMATIC AIR MATTRESS FOR BED-SORE PATIENT
IMS
21- Bank Sqr Model Town Lahore.
Tel & FAX 042-5865976 Mob: 0300 400852

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61